203

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۷

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۳ امان ۱۳۴۷ ہش ۳ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۳ مارچ ۶۸ء	نمبر ۵۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچنے کے لئے حقیقی راہ خدا کی تجلیات ہیں

اور

اُس آنکھ کو پیدا کرنا شرط ہے جو خدا کی عظمت کو دیکھ لے

"انسانی فطرت میں یہ خاصہ جبکہ موجود ہے کہ سچی معرفت نقصان سے بچا لیتی ہے جیسا کہ سانپ یا شیر یا زہر کی مثال سے بتایا گیا ہے۔ پھر یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے کہ ایمان بھی ہو اور گناہ بھی دُور نہ ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان فریمیسنوں میں محض ایک رعب کا سلسلہ ان کے اسرار کے اظہار سے روکتا ہے اور کچھ نہیں۔ پھر خدا کی عظمت و جبروت پر ایمان گناہ سے نہیں بچا سکتا؟ بچا سکتا ہے اور ضرور بچا سکتا ہے۔

گناہ سے بچنے کے لئے حقیقی راہ خدا کی تجلیات ہیں اور اس آنکھ کو پیدا کرنا شرط ہے جو خدا کی عظمت کو دیکھ لے اور اس یقین کی ضرورت ہے جو گناہ کے زہر پر پیدا ہو۔ زمین سے تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آسمان اس تاریکی کو دُور کرتا ہے اور ایک روشنی عطا کرتا ہے۔ زمینی آنکھ بے نور ہوتی ہے جب تک آسمانی روشنی کا طلوع اور ظہور نہ ہو۔ اس لئے جب تک آسمانی نور جو نشانات کے رنگ میں ملتا ہے کسی دل کو تاریکی سے نجات نہ دے انسان اس پاکیزگی کو کب پا سکتا ہے جو گناہ سے بچنے میں ملتی ہے۔ پس گناہوں سے بچنے کیلئے اس نور کی تلاش کرنی چاہیئے جو یقین کی روشنی کے ساتھ آسمان سے اترتا ہے اور ایک ہمت، قوت عطا کرتا ہے اور تمام قسم کے گرد و غبار سے دل کو پاک کرتا ہے۔ اس وقت انسان گناہ کے زہرناک اثر کو شناخت کر لیتا اور اس سے دُور بھاگتا ہے۔ جب تک یہ حاصل نہیں۔ گناہوں سے بچنا محال ہے۔ یہ طریق ہے جو ہم پیش کرتے ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم ص۵)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۲ مارچ۔ کل مورخہ یکم مارچ کو حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی متعدد آیات، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے تقوے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ تقوے کسی ایک بات یا اعتقاد یا عمل صالح کا نام نہیں بلکہ تقویٰ نام ہے تمام اعمال صالحہ اور تمام نیک اقوال کی ایک خاص کیفیت کا اور یہ تقوے تمام قسم کے فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ آخر میں حضور نے احباب کو تقوے کی راہوں پر گامزن ہو کر اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے بننے کی تلقین فرمائی۔

○ آپ کو علم ہوگا کہ ہر سال اطفال الاحمدیہ کے چار مختلف معیاروں کے امتحانات منعقد ہوتے ہیں۔ اس دفعہ مئی کے آخری جمعہ کو یہ امتحانات ہوں گے۔ چار معیار یہ ہیں:-

(۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال۔
(۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال

اس طرح ہر درجہ کا علیحدہ علیحدہ نصاب مقرر ہے۔ اور "کامیابی کی راہیں" کے نام سے اس نصاب پر مشتمل الگ الگ کتابیں شائع شدہ موجود ہیں۔ سب احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ان امتحانات میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں اور نصاب کی تیاری میں ان کی مدد کریں۔ جزاکم اللہ
(سکرٹری تعلیم و تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

○ میرا بیٹا علیم اللہ کینسر کی بیماری میں مبتلا ہے۔ میو ہسپتال لاہور میں عرصہ پانچ ماہ سے زیر علاج ہے۔ اور مرض بدستور قائم ہے۔ اگر ایک جگہ پر تکلیف میں کچھ افاقہ ہوتا ہے تو دوسری جگہ شروع ہو جاتی ہے۔ بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ درد دل سے اس کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام محمد شاہدرہ ٹاؤن لاہور)

○ میری بچی زاہدہ عفت نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم ایس سی (فزکس) کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا ہے اور یونیورسٹی میں اول رہ کر گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں یہ کامیابی ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (امیر چوہدری محمد الدین صاحب محمد آباد)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

حقیقی نجات کیلئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے

اور

معرفت کا حصول نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور محبت کے ساتھ وابستہ ہے

ہمیں نجات کے حصول کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہیئے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں کرتے چلے جانا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مکرم مولوی محمد سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ حقیقی نجات کے طالب بنیں اور اس راہ میں ہر قسم کے مجاہدات کرتے چلے جائیں۔ نجات کے معنی دنیا نے درست نہیں سمجھے۔ مثلاً عیسائی سمجھتے ہیں کہ گناہ کے مواخذہ سے بچ جانے کا نام نجات ہے اور اس غلط سمجھ کے نتیجہ میں وہ نجات کے لئے مسیح کے خون اور کفارہ کے عقیدہ کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ سب ان کی بھول ہے۔

نجات کے حقیقی معنے

اس خوشحالی کے ہیں جس کے نتیجہ میں دائمی مسرت اور خوشی انسان کو حاصل ہوتی ہے اور جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت میں پیدا کی گئی ہے۔ انسان طبعاً اور فطرتاً خوشحالی کا متلاشی ہے۔ میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو اپنے ایک نئے نومسلم جرمن بھائی کے ایک خط کی دیتا ہوں۔ انہوں نے جب ہم فرینکفورٹ میں تھے اس وقت بیعت کی اور اسلام لائے۔ کچھ عرصہ ہوا غالباً دو یا تین ہفتے ہوئے ان کا ایک خط مجھے ملا وہ خط بڑا پیارا ہے اس لئے کہ وہ فطرتِ انسانی کی آواز ہے۔ اس خط میں انہوں نے لکھا کہ دنیا خوشحالی کی تلاش میں سرگرداں پھرتی ہے اور انہیں وہ حاصل نہیں ہوتی۔ میں اسلام لایا تو

اسلام کی حسین تعلیم

کے نتیجہ میں میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ مجھے ساری دنیا کی خوشیاں حاصل ہوگئی ہیں۔ یعنی وہ فطرتی آواز جس کو اسلام لانے سے قبل وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتے تھے اسے انہوں نے سمجھا۔ اور اللہ تعالےٰ کی حمد سے اس کا دل اس تصور کی وجہ سے لبریز ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں اسلام لانے کی جو توفیق دی ہے۔ اس کے نتیجہ میں فطرت کا یہ تقاضہ کہ مجھے خوشحالی ہر وقت نصیب رہے۔ پورا ہوگی۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہے۔

انسان نے مال اور دولت اور مادی ترقی میں خوشحالی کی تلاش کی۔ مادی لحاظ سے ترقیات تو اس نے بہت حاصل کرلیں۔ بڑے مالدار بھی ہوگئے۔ لیکن خوشحالی اسے نصیب نہیں ہوئی۔ امریکہ ہے۔ روس ہے۔ یورپ کی اقوام ہیں۔ مادی لحاظ سے وہ بڑی ترقی یافتہ ہیں۔ بڑی امیر قومیں ہیں۔ ہر قسم کی مادی اور جسمانی سہولتیں انہیں حاصل ہیں۔ ہم میں سے اکثر ان کا تصور بھی یہاں نہیں کرسکتے۔ لیکن پھر بھی ان کے دل خوش نہیں۔ اور یہ احساس ان کے اندر پایا جاتا ہے کہ وہ مقصد جسے ہماری فطرت، جسے ہمارے نفس حاصل کرنا چاہتے تھے وہ ہمیں حاصل نہیں ہوا۔ سیاسی اقتدار اور

دنیا میں غلبہ حاصل کرنے

کی بھی انسان نے کوشش کی۔ اور اس میں اپنی خوشحالی کو سمجھا۔ لیکن امریکہ ہی کو دیکھ لو۔ سیاسی اقتدار اور غلبہ کے نتیجہ میں اس قوم نے خوش حالی تو کیا حاصل کرنی تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں اپنے بچوں کو دنیا کے مختلف خطوں میں مروا رہے ہیں۔ اور جو چیز وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ انہیں حاصل نہیں ہو رہی۔ غرض انسان کی فطرت کے اندر خدا تعالےٰ نے یہ رکھا ہے کہ وہ ایک ایسی خوش حالی حاصل کرے۔ جس کے نتیجہ میں

دائمی اور ابدی مسرتیں اور لذتیں

اسے حاصل ہوں۔ اس کے لئے اس نے ہمیں تعلیم بھی دی ہے اور اسلام کے ذریعہ ہم پر اس خوشحالی کی راہیں بھی کھولی ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ حقیقی خوشحالی جو دائمی مسرتوں کا موجب ہوتی ہے

عرفانِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت ہی ہے جس کے نتیجہ میں ہمیشہ کی خوشیاں انسان کو مل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا جب حقیقی علم انسان کو ہوتا ہے تو اس کے دو معنے کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا اس پر ظہور ہوا اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کا اس پر ظہور ہوا۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا کسی انسان پر ظہور ہو تو اس کا دل اپنے ربّ کے خوف سے کانپ اٹھتا ہے۔ اور یہ حقیقت اس پر آشکار اور نمایاں ہو جاتی ہے کہ خدا کا غضب ایک ایسی آگ ہے جو جلا کے رکھ دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب

اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات

کا اس پر جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ اور حُسن کی تجلّی اس پر ہوتی ہے تو اس کا دل اپنے رب کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ ان دو جلووں کے بعد وہ اپنے ربّ کو سچے معنی میں پہچاننے لگ جاتا ہے اور اپنے ربّ کی قدر جو اس کے دل میں ہونی چاہیئے وہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ورنہ دوسروں کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ جنہوں نے اس کی ذات۔ اس کے جلال اور جمال کا مشاہدہ نہیں کیا وہ اس کی قدر کو کیا جانیں۔ لیکن جب ایک مسلمان اپنے رب کی جلالی اور جمالی صفات کا اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے۔ اور اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے۔ اور اس حقیقت کو پا لیتا ہے کہ اس قادر و توانا کی ناراضگی ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ تو تمام گناہوں سے وہ نجات پا جاتا ہے۔ ہر اس چیز کے کرنے سے اس کی رُوح اور اس کا جسم کانپ اُٹھتا ہے جس کے کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔ غرض ایک ہی جلوہ جلالی صفات کا جب ظاہر ہوتا ہے تو

ہر قسم کے گناہوں سے نجات

دلاتا ہے بشرطیکہ معرفت کامل اور حقیقی ہو ادھوری نہ ہو۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے حُسن کو انسان دیکھتا ہے تو اس کی محبت سے دل لبریز ہو جاتا ہے۔ اور اس محبتِ الٰہی کے سمندر میں وہ غرق ہو جاتا ہے اور محبت کی آگ جسمانی خواہشات کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش (اپنی فکر اور تدبر اور اپنے عمل سے) کرتا ہے کہ اپنے اس محبوب اور مطلوب کو اور اس کی رضا کو حاصل کر لے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حقیقی لذّت اور سرور خدا تعالیٰ کی محبت ہی میں ہے۔ تب وہ نجات پاتا ہے کیونکہ تب اُسے حقیقی اور سچّی خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔ اور اس کی فطرت کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو ایک لگن لگائی ہے کہ اس کا تعلق پختہ طور پر اس کے پیدا کرنے والے کے ساتھ قائم ہو جائے وہ مقصد اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔ پس حقیقی نجات کے لئے معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے۔ اور جب

اللہ تعالیٰ کی صفات کی اور اسکی ذات کی معرفت

اور اس کے جلال اور جمال کے جلوے انسان کو حاصل ہو جاتے ہیں تو وہ گناہ سے اس سے زیادہ ڈرنے لگتا ہے جتنا اس پیالہ سے جس کے متعلق اُسے یقین ہوتا ہے کہ اس کے اندر مُہلک زہر گُھلا ہوا ہے۔ وہ اس کے قریب نہیں جاتا۔ وہ اس سے ایک قطرہ بھی پینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس طرح ہر اس چیز سے انسان بچتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یہ پایا جاتا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ گناہ سے کلّی نجات اُسے حاصل ہو جاتی ہے۔

اور جب وہ

204

اپنے ربّ کا پیار

دیکھتا ہے۔ وہ پیار جو اُسے اپنی ماں اور باپ سے بھی نہیں ملا تھا اور وہ پیار جو دنیا کا کوئی پیار کرنے والا شخص یا اشخاص اُسے نہیں دے سکتے۔ تو بس وہ اُسی پر فدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی اپنی کوئی مرضی باقی نہیں رہتی وہ اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ غرض نجات کا تعلق صرف اخروی زندگی کے ساتھ نہیں نجات اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے اور اخروی زندگی میں بھی کسی وقت ختم نہیں ہوتی۔ یعنی اس کی ابتداء تو ہے مگر اس کی انتہاء نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابدی زندگی اپنے بندوں کے لئے اُس دنیا میں مقدّر کی ہوئی ہے۔ پس یہ سمجھنا کہ نجات ہمیں دوسری دنیا میں مل جائے گی لیکن اس دنیا میں اس کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوں گے۔ یہ حماقت ہے۔ اسی دنیا میں انسان نجات حاصل کرتا ہے۔ اس دنیا میں وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو کچھ اس طرح سے پہچان لیا ہے کہ وہ اس کی ناراضگی کو ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور کچھ اس طرح اس نے اس کی معرفت حاصل کر لی ہے۔ اس کے جمال اور اس کے حُسن کو دیکھ لیا ہے کہ وہ اپنی ہر چیز بلکہ اپنے نفس کو بھی اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ اور اسی میں اس کی ساری لذّت ہے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک ذاتی محبت اور پیار اس

پاک اور اعلیٰ اور عظیم ہستی

کے ساتھ اُسے ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس محبت میں ہی اپنی جنت کو پاتا ہے۔ کسی انعام اور ثواب کا خواہش مند نہیں ہوتا۔ اس دنیا میں ہر قسم کی تلخیاں اس محبوب کے لئے برداشت کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اور اُس دنیا میں یعنی اُخروی دنیا میں بھی کسی اَور ثواب کی وہ خواہش نہیں رکھتا سوائے اس ثواب کے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جلوے ہر آن اس پر جلوہ گر ہوتے رہیں۔ غرض نجات اس دنیا ہی میں مل جاتی ہے اور اس نجات کے حصول کے لئے انتہائی قربانیاں اور انتہائی مجاہدات کرنے ہمارے لئے ضروری ہیں اور ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہیں۔ اس نجات کے حصول کے لئے کسی اَور کے خون یا کسی اَور کو صلیب پر چڑھانے کی ضرورت نہیں۔

اپنے نفس کی قربانی

دینی پڑتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

”نہ کوئی خون تمہیں فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ سوائے اس خون کے جو یقین کی غذا سے خود تمہارے اندر پیدا ہو۔“

اور حقیقت یہ ہے کہ جب یہ خون ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور عرفان کو ہم حاصل کر لیں تو پھر عصیان ہمارے دِل کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ سب گند دُور ہو جاتے ہیں۔ سب خوشیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔ سب پاکیزگیاں اس گھر کا حصّہ بن جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور نعمتوں کے جلوے انسان اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے۔

پس نجات کے لئے معرفت کا حصول ضروری ہے اور معرفت کے حصول

کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

نبیؐ اکرمؐ کی کامل اتباع اور محبت

کو بتایا ہے۔ پس نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قسم کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو کہ آپ کی ہر حرکت اور آپ کے ہر سکون کو نقل کرنے کی خواہش ہر وقت دل میں موجزن رہے یعنی اتباع اسوۂ نبیؐ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دُنیا کی ہر چیز قربان کرنے کے لئے انسان تیار ہو جائے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان یہ بھی ہے (گو ہم نے حضورؐ کے سارے ہی احکام کی اتباع کرنی ہے) کہ

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ فَقَدْ مَاتَ مِيْتَةً الْجَاهِلِيَّةِ۔

دراصل نبیؐ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کی اطاعت ہمارے لئے ضروری ہے۔ اگر کسی سے رشتۂ محبت قائم رکھنا ہم پر واجب ہے تو صرف اس لئے۔ صرف اس لئے کہ نبیؐ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔ نبیؐ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے ساتھ اپنے

اُس فرزندِ جلیل کا ذکر

فرمایا جو اس آخری زمانہ میں دنیا کی طرف مبعوث ہونے والا تھا۔ آپ کے اس محبت کے اظہار کی وجہ سے ہمارے دل بھی اس عظیم فرزند کے لئے محبت کے جذبات پاتے ہیں اور بڑے شدید جذبات پاتے ہیں اس لئے کہ نبیؐ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں بھی اپنے اس فرزند کے لئے ہم عظیم محبّت کے جذبات دیکھتے ہیں۔

پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے خلفاء کی سُنّت کی بھی اتباع کرو۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم آپؐ کی محبّت سے مجبور ہو کر آپؐ کے فرمان کے مطابق

آپؐ کے خلفاء سے تعلق

رکھیں اور ان سے محبّت کا رشتہ قائم کریں اور ان کی سنّت کی بھی اتباع کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ اندھیروں کی موت ہمارے نصیب میں ہوگی۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اندھیرے میں ہے اُسے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔

اصل بات یہ ہے کہ نجات کے حصول کا ذریعہ قرآن کریم نے نبیؐ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ساتھ انتہائی محبّت رکھنا بتایا ہے۔ اگر ہم اس دُنیا میں نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ موقوف ہے کامل معرفت پر۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ معرفت (کامل معرفت جو انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف اور اس کے لئے حقیقی محبت کو قائم کرتی اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرتی ہے) تم حاصل نہیں کر سکتے جب تک ایک نمونہ جو کامل اور مکمل اور اعلےٰ ہے تمہارے سامنے نہ رکھا جائے۔ وہ نمونہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے سامنے رکھا گیا ہے۔ اس نمونہ کو سامنے رکھو۔ اس کی محبّت اپنے دل میں پیدا کرو اور کسی صورت میں بھی اس کی اتباع سے باہر نہ نکلو۔ جو وہ کہتا ہے وہ کرو۔ جس رنگ میں وہ عبادت بجا لانے کے طریق بتاتا ہے اور جس طور پر وہ مخلوق کے ساتھ ہمدردی یا حسنِ سلوک کی تعلیم دیتا ہے اس پر عمل کرو۔ ہر چھوٹی اور بڑی بات میں بہرحال تم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنی ہے۔

پس ایک احمدی کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ

ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے

کہ ہم اُس خوش حالی کو حاصل کریں جس کے نتیجہ میں دائمی مسرّت اور دائمی خوشیاں ملتی ہیں اور جس کی بھُوک اور پیاس اللہ تعالےٰ نے ہماری فطرت کو لگا دی ہے اور جس کے لئے عرفان کا حصول ضروری ہے۔ ایسی معرفت جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی صفات (جلالی بھی اور جمالی بھی) انسان پر جلوہ گر ہوتی ہیں جس کے بعد انسان کا دل خدا تعالےٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے۔ یہ خوف کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ کیونکہ ہم اس کی ناراضگی کو برداشت نہیں کر سکتے اور جس کے نتیجہ میں ہمارا دل اس کی محبت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ وہ محبت جو ہر غیر سے ہمیں بے نیاز کر دیتی ہے۔ غیر اللہ کے ساتھ محبت یا اُن کے ساتھ کوئی لگاؤ باقی نہیں چھوڑتی۔ اپنا نفس بھی انسان بھُول جاتا ہے۔ تمام انسانی خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کے رضا کے حصول کی تڑپ ہوتی ہے جو اس کی جان اور اُس کی رُوح بن جاتی ہے۔ اور ذاتی محبت اللہ تعالےٰ کے لئے انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم کہتا ہے

کہ نجات اگر تم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (جو کامل اور مکمل اسوہ ہیں) کی اتباع کرو اور آپؐ کے لئے حقیقی اور سچّی محبت اپنے دل میں پیدا کرو تب خدا تعالےٰ کی محبت پاؤ گے۔ اس کے بغیر نہیں پا سکتے۔ پس ہمیں نجات کے حصول کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہیئے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں اور مجاہدات کرتے چلے جانا چاہیئے۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالےٰ ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے کہ ہر خیر اس کے فضل پر منحصر ہے۔ انسان اپنی کسی طاقت یا اپنے کسی عمل یا اپنی کسی قربانی یا کسی ایثار سے خدا تعالےٰ کی محبت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ نجات کو نہیں پا سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہم پر نازل ہو اور وہ تھوڑے کو بہت سمجھ لے۔ وہ حقیر کو اعلےٰ سمجھ لے۔ وہ ایک ذرہ ناچیز کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑ لے اور اس ذرّہ ناچیز کے ذریعہ اپنی قدرت نمائی کے سامان پیدا کر دے۔ وہ جو سب قدرتوں والا ہے۔ وہ جو تمام فضلوں اور برکتوں والا ہے وہ اپنے بندے پر فضل اور رحمت اور برکت کی بارش نازل کرنا شروع کر دے۔

نجات اُسی کے فضل پر منحصر ہے

اور اسی کے حصول کو جذب کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کی محبت کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہمارے لئے عرفان کی راہوں کو ہمیشہ کھولتا چلا جائے +

ضروری اعلان

بل ماہ فروری ۱۹۶۸ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں براہِ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ مارچ تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر الفضل)

205

عید الاضحیہ کے ضروری مسائل

دار الافتاء ربوہ

اسلام نے مسلمانوں کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ ایک عید الفطر ہے جو رمضان کے گزرنے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذی الحجہ کو آتی ہے۔ اس کا نام عید الاضحیہ یعنی قربانیوں کی عید ہے۔ یہ بڑی عید کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس روز حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہیں۔ قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی زیادہ اہتمام سے ہونی چاہیئے جتنی کہ جمعہ کے لئے تیاری کی جاتی ہے۔ اس دن غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے۔ حسب توفیق اچھا کھانا پکایا جائے۔ عید الاضحیہ میں بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا سوال حل ہو جاتا ہے۔ تاہم بڑی مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں بھی کوئی ہرج نہیں

نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آجانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے۔ لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز نہ پڑھی جا سکے۔ تو عید الاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اسی وقت میں یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

عید کی نماز سنت موکدہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں۔ بلکہ عید گاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی۔ گو وہ نماز میں شامل نہ ہونگی لیکن خطبہ سننے اور دوسری دعاؤں میں حصہ لیں گی۔ یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اکیلے پڑھنا جائز نہیں۔ اور نہ ہی ایک عید گاہ میں دوسری بار جائز ہے۔ ایک جگہ میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہوگی۔ جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائے اس کی نماز عید ہو جائے گی۔ امام کے سلام کے بعد وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے۔ اور ان میں حسب دستور تکبیریں بھی کہے۔

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی اس کے پڑھنے کا یہ طریق ہے۔ کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں۔ امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہے گا۔ اور مقتدی آہستہ۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے سیدھے چھوڑ دیئے جائیں۔ ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں۔ اور امام قرأت شروع کر دے۔ پھر دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے اسی طرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

اگر امام بھول جائے اور یہ تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں۔ ــ نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا۔ یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے۔ لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں۔ تب بھی جائز ہے

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔ خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ میدان عید سے واپسی کے وقت آپ دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔ غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا تہوار اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جائیں گے اور دوسرے سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

عید الاضحیہ کی نماز کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زَیِّنُوْا اَعْیَادَکُمْ بِالتَّکْبِیْرِ کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں [سے] زینت دو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ - لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

یہی تکبیریں نویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر تیرھویں کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں۔ عید الاضحیہ کی [نماز] کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیر کہی جائے گی۔ اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات بھی تکبیر و تحمید کرتے رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت دستور تھا کہ [جب] مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان جب [ایک] دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیریں کہتے کام میں لگتے تو تکبیر [کہتے]

جیسا کہ اس عید کے نام سے ظاہر ہے یہ قربانیوں کی عید ہے۔ اس موقعہ پر قربانی سنت موکدہ ہے۔ جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو ضرور د[ے]۔ قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ [سینگ] ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اگر مغز سلامت ہو اور خول اوپر سے اتر گیا ہو۔ تو حرج نہیں۔ [اسی] طرح کان کٹا نہ ہو۔ لیکن اگر اوپر سے تھوڑا سا کٹا ہوا ہو۔ جیسے لوگ خوبصورتی [کے] لئے کر دیتے ہیں تو جائز ہے

قربانی دینے کے لئے بکرے چھترے کی عمر ایک سال اور دنبہ کی کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے۔ بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں۔ دبلے اور لاغر نہ ہوں۔ گائے کی عمر دو سال اور اونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے۔

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے۔ اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کر سکتا ہے گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص غربا کی طرف سے قربانی دینا چاہیئے تو یہ بھی موجب ثواب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غربا امت کی طرف سے ایک قربانی دیا کرتے تھے۔

جس شخص نے قربانی دینی ہو۔ اسے چاہیئے کہ ذی الحج کی پہلی تاریخ سے لے کر قر[بانی] کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل یہی تھا۔

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیئے۔ اس سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہ ہوگا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اور ۱۲ [تاریخ] کو ختم ہوتا ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک ۱۳ تاریخ کی عصر تک بھی قربانی ہو سکتی ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور کچھ اور بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان [سفر] پر ہو یا کوئی اور مشکل درپیش ہو۔ اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذی الحج[ہ] کے سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں۔ اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروائے۔ تب بھی قربانی ہو جاتی ہے۔ تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو۔ تو خود ذبح کرنا بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں۔ جس طرح چاہیں استعمال کریں خود کھائیں۔ دوسروں کو دیں۔ اور غریبوں میں تقسیم کریں۔ اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہیئے۔ تو یہ بھی جائز ہے۔ بہتر ہے کہ ایک حصہ غربا میں تقسیم کریں ایک اپنے لئے رکھیں اور ایک حصہ رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوائیں۔

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی۔ [یہ] رقم مرکز میں ارسال کر دینی چاہیئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

-: صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک اور واضح دلیل :-

...یسنوں کے بارے میں عظیم الشان پیشگوئی

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

...گاہے گاہے فری میسنوں کی سربستہ راز تنظیم کے بارے میں انکشاف ہوتے رہتے ... ایک مخفیہ تحریک ہے اس کے عزائم نہایت خطرناک ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود ... السلام پر اللہ تعالیٰ نے ۱۹۰۱ء میں یہ وحی نازل فرمائی :-

"فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس
کو ہلاک کریں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ فری میسن کی تشریح میں فرمایا کہ :-

"فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا کہ جن کے
ارادے مخفی ہوں۔"

...حضور وحی الٰہی کا خلاصہ مطلب بایں الفاظ ذکر فرماتے ہیں کہ :-

"یہ کیسی لطیف بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں عظیم الشان بشارت اور پیشگوئی رکھ دی ہے۔ لوگ ہمارے قتل کے ارادے کریں گے مگر خدا تعالیٰ ان کو ہم پر مسلط نہیں کرے گا۔"

(اخبار الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۷ و تذکرہ طبع اول صفحہ ۴۲۵)

...سنوں کے متعلق روزنامہ نوائے وقت میں ایک تازہ ترین مضمون شائع ہوا ہے جس ... ضروری اقتباس حسب ذیل ہیں :-

الف) "فری میسنری خالص یہودی بلکہ عالم اسلام کے خلاف گہری بنیادوں پر سرگرم عمل صیہونی سازش کی ایک بنیادی کڑی ہے" (نوائے وقت ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء)

فری میسنری جریدہ جین اینڈ لٹ نے ۱۹۳۱ء میں لکھا تھا کہ :-

"پچھلی صدی کی تاریخ کا لب لباب یہ ہے کہ آج جو تین سو یہودی سرمایہ دار پوری دنیا پر حکومت کر رہے ہیں وہ سب کے سب فری میسن لاجوں کے اعلیٰ عہدہ دار ہیں۔" (نوائے وقت ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء)

فری میسنری سب سے پہلے جرمنی اور لندن میں شروع ہوئی اس کے بعد اس کی شاخیں بنگال میں قائم ہوئیں اور فری میسن ہالوں کی بنیاد رکھی گئی۔ بنگال سے یہ تحریک براہ راست ہندوستان اور پھر ہندوستان سے کابل اور سندھ کے علاقہ میں پھیل گئی۔" (نوائے وقت ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء)

"فری میسنوں کے عقیدہ کے مطابق ہمیں سلسلہ کی کڑیاں بیت المقدس کے معماروں سے جا ملتی ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۱)

فری میسنی کے عقائد اور رسوم پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا ماحصل یہ ہے کہ فری میسن اپنے سوا تمام ملتوں اور قبائل کے مذاہب سے منکر ہیں اور وہ ان مذاہب کے رہنماؤں کو سب و شتم کا نشانہ بناتے ہیں۔"

(نوائے وقت ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء)

"جرمنی میں فری میسنوں کے جو مراکز ہیں وہاں اس تنظیم کے ارکان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ رکھتے ہیں" (نوائے وقت ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء)

... اقتباسات سے فری میسنوں کی اعتقادی اور تنظیمی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ان ... ذہنیت کا علم ہو جاتا ہے۔ پھر اس تحریک کی عالمگیرانہ تنظیم کا بھی اندازہ ظاہر ہے ... اپنی سکیموں کو مخفیہ رکھ کر کارروائی کرتے ہیں۔ اور ان کی کتب ایسا ئی الفاظ میں لکھی ... "وہ لوگ رموز کا استعمال کرتے ہیں تا دوسرے لوگوں کو پتہ نہ لگ سکے۔

... ایسی تنظیم اور اس کے سرگرم کارکنوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ...ت دیا جانا کہ فری میسن آپ پر مسلط نہیں کئے جائیں گے بلکہ وہ آپ کے قتل کے ارادوں ...م نامراد رہیں گے۔ بہت بڑی بشارت ہے۔ یہ ایک نہایت عظیم پیشگوئی ہے جس ...رت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

... وحی الٰہی کے الفاظ کی دوسری شق میں یہ خوشخبری بھی پنہاں ہے کہ فری میسن اسلام کے سامنے ... ہزار کوشش کریں۔ دن رات زور لگالیں وہ ہرگز ہرگز اس بات پر قادر نہ ہوں گے کہ

احیاء اسلام کی تحریک میں رخنہ ڈال سکیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اسلام کی جس کشتِ روحانی کی تخم ریزی کرائی ہے وہ بہر حال بڑھے گی سرسبز و شاداب ہوگی۔ اور اسلام دنیا پر غالب آکر رہے گا۔ وللّٰہ عاقبۃ الامور۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب!

بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ کا نام غلام احمد ہے جو مرکب ہے اور مامور کا نام مرکب نہیں ہوتا۔ یہ اعتراض بعض اوقات اچھے پڑھے لکھے لوگ بھی کر دیتے ہیں جو محض لاعلمی کی وجہ سے ہوتا ہے کئی نبیوں کے نام مرکب ہیں مثلاً حضرت اسمٰعیل کا نام ہے۔ یہ نام اسمع اور ایل دو عبرانی لفظوں سے مرکب ہے اسمع کے معنے ہیں سن لی اور ایل کے معنے ہیں خدا یعنی خدا نے سن لی۔ بنی اسرائیل کے سب سے بڑے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی مرکب ہے چنانچہ مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اس کو مرکب قرار دیا ہے۔ وہ تفہیم القرآن جلد سوم سورہ قصص کی آیت ۱۳ فرددنٰہ الی امّہٖ کے حاشیہ نمبر ۱۶ میں لکھتے ہیں "بائیبل اور تلمود سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے کا نام "موسیٰ" فرعون کے گھر میں رکھا گیا تھا۔ یہ عبرانی زبان کا نہیں بلکہ قبطی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں "میں نے اسے پانی سے نکالا" قدیم مصری زبان سے بھی حضرت موسیٰ کے نام کی یہ تخریج صحیح ثابت ہوتی ہے اس زبان میں "مو" پانی کو کہتے ہیں اور "اوشے" کا مطلب تھا "بچایا ہوا" (تفہیم القرآن جلد سوم صفحہ ۶۱۹)

یہ حوالہ اعتراض کرنے والوں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ (صدر الدین مولوی فاضل سابق مبلغ ایران از احمد نگر)

ہے تیری ذات منبعِ انوار آج بھی

ہے تیرا نام دولتِ بیدار۔ آج بھی
ہے تیری ذات منبعِ انوار آج بھی

جس راہ پہ ہے منزلِ مقصود کا نشاں
اس راہ کا ہے تو۔ قافلہ سالار آج بھی

وہ بحرِ بیکراں ہے ترا فکرِ لازوال
جس سے نگوں ہیں دہر کے افکار آج بھی

اے رہبرِ جری! ترے انوار کے طفیل
ظلمت سے ہم ہیں برسرِ پیکار آج بھی

لرزاں ہے تجھ سے شورشِ باطل کی کل نمود
خائف ہے تجھ سے وقت کی رفتار آج بھی

دُنیا کی ظلمتوں میں چراغاں تجھی سے ہے
ملت پہ عہدِ فصلِ بہاراں تجھی سے ہے

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے)

معاصرین سے

برطانیہ سے سبق

قوموں اور ملکوں پر مشیت تکوینی کے ماتحت آثار چڑھاؤ ادبار و اقبال، افلاس و تمول کے دور آتے ہی رہتے ہیں۔ حال میں برطانیہ کو بھی ایک سخت آزمائش سے گذرنا پڑا۔ ملک کی مالی حالت گرتی عرصہ سے جارہی تھی۔ اس جنوری میں اتنی بُری ہو گئی۔ کہ وزارت کو گویا دیوالیہ ہو جانے کا اقرار کرنا پڑ گیا برطانیہ اپنے سکہ کی قیمت گھٹا ہی چکا تھا اب کئی کروڑ پونڈ یا کئی ارب روپیہ کی مالیت کا جو آرڈر جنگی ہوائی جہازوں کے لئے امریکہ کو دیا تھا اس کو منسوخ کر دیا۔ اور اور بھی طرح طرح کی کفایت شعاریاں اختیار کیں اور ملک میں کفایت اختیار کرنے کی اپیل شائع کی۔

ہندوستان یا پاکستان ہوتا تو کون ایسی اپیلوں پر کان دھرتا الٹا ان اپیلوں پر مضحکہ شروع ہو جاتا۔ اور عجیب نہیں جو ہر ہر محکمہ والے سرکاری کے ملازم و متوسل مطالبے اپنی تنخواہوں اور روزینوں میں اضافے کے شروع کر دیتے۔ بلکہ یہ بھی ذرا بعید نہ تھا کہ دھمکیاں ہر طرف سے اسٹرائکوں اور ہڑتالوں کی پہنچنے لگتیں!

وہاں جب ایک تجارتی کارخانہ کے مارکٹنگ ڈائرکٹر نے اس اپیل کے سلسلے میں ایک تحتانی اپیل یہ جاری کی کہ اگر ہر دفتر والا اپنے دفتر میں فی ہفتہ ½ ۲ گھنٹہ کارگذاری زیادہ کر لیا کرے تو ملک کی گرتی ہوئی حالت سنبھل سکتی ہے۔ یہ سن کر اس کے دفتر کی پانچ لڑکیوں نے۔ جن کی عمریں ۱۵ سے ۱۲ سال تک کی درمیان ہیں۔ خاموشی کے ساتھ یہ عزم کر لیا، کہ ہم ہر ہفتہ ½ ۲ گھنٹہ زائد کام بلا کسی معاوضہ کے کر لیا کریں گے!۔۔۔ نہ نعرہ بازی نہ جلوس نہ تقریریں۔ اور محض عمل! اور اس اعلان کی برکت یہ ہوئی۔ کہ اسی دن اس کارخانہ کے ۳۰۰ ملازموں نے بھی اس کی تقلید میں قدم اٹھایا دیا۔ اور دوسرے دن ۵۰۰ اور یونین ورکر اس معاہدہ میں شریک ہو گئے!

اپنے کارخانہ کے مزدوروں اور مزدورنوں کی یہ ہمت دیکھ کر خود اس فیکٹری والوں کو بھی غیرت آئی اور فیکٹری کے مالکوں نے اعلان کر دیا کہ ہم اپنے مصنوعات (آکسیجن کے آلات) کے دام گھٹائے دیتے ہیں۔ اور اپنے حصہ داروں کا نفع بھی کم کر دیا۔۔۔

اور یہ ہوا چل نکلی۔ خدا جانے کتنوں نے ایثار کا یہ عملی سبق دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ اور دنیا کو دکھا دیا کہ برطانیہ جو اب تک دنیا پہ حکومت کرتا رہا تھا۔ اور اب بھی اتنا گیا گزرا نہیں ہے۔ آخر کچھ جوہر بھی اپنے اندر رکھتا ہے اور شیطنت مجسم ہی نہیں ہے۔

کیا وہاں کے کارکنوں اور ملازموں کی ساخت کسی دوسری مٹی سے ہے؟ کیا ان کے جسم کی ترکیب میں "ذاتی" ترقیوں کی خواہشیں، مالی فلاح و بہبود کی آرزوئیں۔ امنگیں موجود نہیں؟ کیا وہ آرام اور تن آسانی کے بھوکے نہیں؟ ۔۔۔ بے شک وہ بھی ہمارے ہی ملک و ملت والوں کے سے ہی انسان ہیں لیکن ان ہی مسئلوں میں اخلاقی قدریں ہم سے کہیں اونچی اپنے آگے رکھتے ہیں اور ملکی معاملات میں خود غرضیوں اور نفس پرستیوں کو تمام تر ضبط و نظم کے تابع بنائے ہوئے ہیں۔ ہمارے ہاں عہد صحابہ میں ایسی مثالیں بے شمار ملتی تھیں۔ اب بس خال ہی خال رہ گئی ہیں۔ اور جو نتیجہ بھگت رہے ہیں وہ بھی سب کے سامنے ہے۔

فلاح آخرت کے لئے تو مقاصد کی صحت لازمی ہے اور دنیا میں بھی بڑی طویل میعاد کی فلاح کے لئے یہ ناگزیر ہے لیکن دنیا میں عام کامیابی اور فوری فوز و فلاح کے لئے تکوینی قاعدے دوسرے ہیں اور افسوس ہے کہ ہم مسلمان اس قرآنی نکتہ کو بالکل ہی بھولے ہوئے ہیں۔ کاشتکاری میں نفع تو صحیح وقت اور صحیح مقدار میں۔ بیج ڈالنے ہل چلانے۔ کھاد ڈالنے اور پانی دینے اور قاعدے ضابطے علم فلاحت زراعت کے برتنے ہی سے ہو گا۔ ان قاعدوں سے بے نیازی اختیار کر کے اور ان ضابطوں کو بند کر کے رکھ دینے سے کامیابی نہ ہو گی۔ اسباب مادی یہ خود خالق کائنات کے پیدا کئے ہوئے اور ٹھہرائے ہوئے ہیں۔ کسی انسان کے گڑھے ہوئے نہیں ہیں اسباب مادی پر تکیہ کر لینا بے شک غلط ہے۔ لیکن دوسری طرف ان سے بے نیازی برتنا بھی ایسی ہی مہلک غلطی ہے۔

جو قومیں دنیا میں دنیوی امامت کا مرتبہ صدیوں سے حاصل کئے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی بد عقیدگی بدکرداری حرص و ہوس جبر و جور۔ بدعصمتی۔ شراب خوری کے باوجود قائم ہیں۔ یہ سب کچھ خود رَو اور بلا سبب نہیں۔ اس کے اسباب تکوینی موجود ہیں وہ اسی خالق کے بنائے ہوئے موجود ہیں جو دولت ایمان و خیر کا بھی خالق و موجد ہے۔ کائنات میں ہر نتیجہ اسباب مادی و تکوینی ہی پر مرتب ہوتا ہے (خوارق معجزات صرف بطور استثناء اور خصوصی وقتی مصلحتوں کے ماتحت وجود میں لائے جاتے ہیں۔ دنیوی بالادستی فتح مندی۔ غلبہ اور دفع مغلوبیت اگر کسی درجہ میں مطلوب ہے تو لازمی ہے کہ اس کے پیدا کرنے والے جوہر بھی اپنے میں جگائے جائیں۔

(صدق جدید ۲ فروری)

906

دوزخ کے دہانے سے واپسی

مجھے محکمہ سیٹلمنٹ میں ملازم ہوئے ابھی چند روز ہوئے تھے ایک دن حسب معمول میں دفتر میں کام کر رہا تھا کہ ایک بڑے میاں آئے اور نہایت خوشامدانہ لہجہ میں مجھ سے کہنے لگے بیٹا میرے مکان کا کلیم گم ہو گیا ہے اور کل عدالت میں مجھے اس کی نقل پیش کرنی ہے اس لئے اپنے ریکارڈ سے کاپی نکال دو تاکہ اس کی نقل کیدا کر عدالت میں پیش کر سکوں۔ "پچاس روپے لگیں گے"۔۔۔۔ میں نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ جیب میں پھوٹی کوڑی تک نہیں پچاس روپے کہاں سے لاؤں۔۔۔!؟ اس نے مردہ سی آواز میں جواب دیا۔ جیب خالی ہے تو میں کیا کروں۔۔۔!؟ میں نے ترش روئی سے جواب دیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ کچھ دیر بعد سر اٹھا کر دیکھا تو وہ جا چکے تھے۔

دوسرے روز میں ابھی دفتر میں داخل ہوا ہی تھا کہ وہی بڑے میاں آئے اور پچاس روپے میری طرف بڑھاتے ہوئے بولے لو بابو جی! اب تو کام ہو جائے گا"؟ قبل اس کے کہ میں انہیں کچھ جواب دیتا، میری نظر ان کے چہرہ پہ پڑی بڑے میاں کی آنکھوں سے آنسو نکل کر داڑھی میں جذب ہو رہے تھے اور وہ انہیں صاف کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ میں نے رونے کی وجہ پوچھی پہلے وہ پس و پیش کرتے رہے مگر میرے اصرار پر انہوں نے بتایا کہ کل یہاں سے جا کر اپنی جوان سال بیٹی کے جہیز کے جو میں نے چند آنے روزانہ کی بچت کر کے اس کی شادی کے لئے بنوائے تھے فروخت کر دئے تاکہ آپ کا خرچ پورا کر سکوں" اس سے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکے۔

میں نے اٹھ کر فائل سے اس کی کاپی نکال دی اور وہ پچاس روپے کے نوٹ اسی کی جیب میں ٹھونس دئے۔ ان کے جاتے ہی میں نے عہد کیا کہ آئندہ کبھی رشوت نہ لوں گا مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے بڑے میاں کے ضعیف و ناتواں بازوؤں نے مجھے دوزخ کے منہ سے کھینچ لیا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ کِلَاهُمَا فِی النَّارِ" رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں دوزخی ہیں۔

(صدق جدید)

فوجی بھرتی

فوجی بھرتی کا پروگرام بابت ماہ مارچ ۱۹۶۸ء درج ذیل ہے۔

ضلع	مقام بھرتی	دن	تاریخ
سرگودھا	ریسٹ ہاؤس [illegible]	ہفتہ	۶۸-۳-۲
میانوالی	بھکر ؍؍	بدھ	۶۸-۳-۶
	میانوالی ؍؍	جمعرات	۶۸-۳-۷
جھنگ	شورکوٹ سٹی ؍؍	بدھ	۶۸-۳-۱۳
؍؍	جھنگ ؍؍	جمعرات	۶۸-۳-۱۴
سرگودھا	بھیرہ ؍؍	ہفتہ	۶۸-۳-۱۶
میانوالی	چکڑالہ ؍؍	منگل	۶۸-۳-۱۹
؍؍	پپلاں ؍؍	بدھ	۶۸-۳-۲۰
جھنگ	بھوانہ ؍؍	جمعرات	۶۸-۳-۲۱
سرگودھا	سکول ؍؍ [illegible]	منگل	۶۸-۳-۲۶
؍؍	ریسٹ ہاؤس شاہ نکدر	بدھ	۶۸-۳-۲۷
؍؍	بھلوال	جمعرات	۶۸-۳-۲۸

نوٹ:۔ بھرتی صبح دس بجے ہوگی۔ اور نیوی کی بھی بھرتی ہوگی۔

(ناظر امور عامہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرآن کریم سے عشق

اے بے خبر بخدمتِ قرآں کمر ببند - زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

(مسیح موعودؑ)

(از مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ وسنگاپور)

احادیث میں مسیح موعود کی آخری زمانہ میں آمد کی بے شمار نشانیاں اور علامات بتائی گئی ہیں منجملہ ان کے ایک نمایاں علامت یہ بھی ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن کریم اپنے رسم الخط اور اوراق میں ہی باقی رہ جائے گا۔ اپنے معانی حقائق و معارف اور احکامات پر عمل کے لحاظ سے دنیا سے اُٹھ جائے گا۔ مطلب یہ کہ قرآن کریم سے سچی محبت اس کا صحیح علم اور اس کی اصل تعلیم لوگوں کے دلوں سے محو ہو جائے گی اور مسلمان کہلانے والوں کے اعمال مجموعی طور پر اس حد تک خراب ہو جائیں گے کہ یوں معلوم ہو گا کہ گویا قرآن کریم ہی مفقود ہو گیا ہے۔

ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمائے گا جس کے ذریعہ قرآن کریم پھر دنیا میں واپس لایا جائے گا یعنی قرآن کریم پر ایمان اور اس کی عظمت دلوں میں پھر قائم کی جائے گی اور مسیح موعود اس کے حسنِ بے مثال کو آشکار کر کے دنیا کے لوگوں پر اس کی صداقت واضح کر دے گا نیز اس کے حقائق و معارف پر سے یوں پردہ اٹھائے گا کہ وہ سب کے لئے عام ہو جائیں گے۔

ظاہر ہے کہ یہ عظیم الشان کارنامہ انجام دینے والے مسیحِ محمدیؐ کے لئے ضروری تھا کہ اُسے قرآن کریم سے نہ صرف خاص لگاؤ ہو بلکہ قرآن کریم کی محبت اور عشق سے وہ ایسے غیر معمولی طور پر سرشار ہو اور اس سے انہیں ایسا پیار و الفت ہو جس کی مثال دنیا میں نہ مل سکے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ مقدسہ اور آپ کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو قرآن کریم سے بے مثال محبت اور عشق تھا اور آپ اس مقدس ترین اور اکمل و اعلیٰ کتاب سے محبت کے بے پناہ جذبے سے سرشار تھے اور اس سے عشق اور وابستگی کا ایک کامل اور یکتا نمونہ تھے۔ حضور علیہ السلام کے بے مثال عاشقِ قرآن ہونے کو کئی پہلوؤں سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

اوّل یہ دیکھا گیا ہے کہ جس چیز سے کسی انسان کو خاص محبت یا عشق ہو وہ اس چیز کے حسن اور خوبیوں کو دوسروں پر ظاہر کرنے اور منوانے کے لئے شب و روز کوشاں رہتا اور اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ اس لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچپن سے لے کر وفات تک اپنی ساری زندگی قرآن کریم کے حسن و جمال اور اس کے فضائل و اوصاف دنیا پر دلائل قاطعہ اور نشاناتِ قویہ سے اجاگر کرنے اور دنیا سے اس کا سکہ منوانے پر صرف فرما دی اور مخالفین اور منکرینِ قرآن کو چیلنج پر چیلنج دے کر اس طرح عاجز کر دیا کہ ان کی زبانیں بند اور قلمیں کند و خشک ہو گئیں اور ان میں سے کوئی بھی مقابلہ کی جرأت نہ کر سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعوے کرتے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مبعوث کیا ہے کہ قرآن کریم میں جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء مذکور ہوئے ہیں ان کو خود دکھا کر قرآن کریم کی حقانیت کا ثبوت دیں۔" (ذکرِ حبیب صفحہ ۱۹۱)

پھر فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے کہ قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی ہے اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مُضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔" (کشتی نوح)

دوئم:- قرآن کریم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق اور غیر معمولی محبت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ بچپن سے لے کر وفات تک دنیا بھر میں جو کتاب آپ کو سب سے زیادہ محبوب و مرغوب رہی وہ صرف قرآن مجید تھا جس کو آپ نے بار بار پڑھا اور پڑھایا اور اس کے معانی اور حقائق و معارف کے حصول کے لئے بڑی کثرت اور باریک نظروں سے آپ نے اس کا مطالعہ و تلاوت فرمائی۔ چنانچہ حضور کے فرزندِ ارجمند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے علم میں شاید کم و بیش دس ہزار مرتبہ حضرت والد صاحب نے قرآن کریم کو پڑھا ہو۔"

سوئم:- قرآن کریم کے اوصاف و محاسن اور فضائل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور لیکچروں اور ملفوظات وغیرہ میں اس کثرت سے اور اس تواتر کے ساتھ بیان فرمائے ہیں کہ رسولِ اکرم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ سو سال کے عرصہ میں کسی عالم بزرگ ولی محدث یا مجدد نے اس قدر بلکہ اس کا عشرِ عشیر بھی بیان نہیں کیا اور یہ امر حضور علیہ السلام کے قرآن کریم سے عشق اور بے پناہ محبت کا ظاہر و باہر ثبوت ہے۔ حضور علیہ السلام سرمہ چشم آریہ میں فرماتے ہیں:-

"لاکھوں مقدسوں کا تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات اُن کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبتِ الٰہی جو لذتِ وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حبّ الٰہی کے کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دورتر و بلندتر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سُنتا ہے جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی درودیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ ہر ایک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور وہ اُن کا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ مقدمہ حاشیہ صفحہ ۳۱)

اسی طرح حضور علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں بھی قرآن کریم کے بے مثال

محاسن و فضائل بیان فرمائے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

پھر فرماتے ہیں :-

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

ایک اور نظم میں فرماتے ہیں :-

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پھر اپنے فارسی کلام میں حضورؑ فرماتے ہیں :-

آں کتابِ حق کہ فرقاں نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
یک قدم دوری از آں روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

اپنے ایک عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں :-

ووالله فی القرآن کل حقیقۃ
وآیاتہ مقطوعۃ لا یغیّر
معینٌ معین الخلق نور معیننا
ھدٰہ نمیر الماء لا یتکدر

(۱) اور خدا کی قسم قرآن کریم میں ہر ایک حقیقت موجود ہے اور اس کی آیات ایسی قطعی اور یقینی ہیں کہ ان میں ردّ و بدل اور تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔

(۲) وہ (قرآن) صاف شفاف پانی ہے جو بہشت کا پانی ہے اور ہمارے خدا کا نور ہے اس کی ہدایت آبِ زلال ہے جس میں ذرہ بھر کدورت نہیں ہے۔

چہارم۔ حضور علیہ السلام کی قرآن کریم سے بے پناہ محبت و عشق کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ قرآن کی طرف جو جو غلط عقائد و خیالات منسوب کئے جاتے تھے ان کا حضور نے اس خوبی اور کمال سے جامع مانع طور پر قلع قمع کیا ہے کہ قرآن کریم کا خوشنما چہرہ دنیا کے لوگوں پر نہایت خوبصورتی سے نمایاں ہو گیا اور ناقابل انکار طور پر اس مقدس کتاب کا اکمل و اعلیٰ ہونا ثابت ہو گیا ہے مثلاً حضورؑ نے ثابت فرمایا کہ قرآن کریم میں کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں ہے قرآن کریم حدیث اور سنت پر بہرحال مقدم ہے اس کے معانی غیر محدود ہیں اور اس کی ہر آیت میں شروع سے آخر تک ربط و نظم نہایت واضح طور پر موجود ہے اور قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے جس پر کما حقہٗ عمل انسان کو خدا کا مقرب اور مشرف بوحی و الہام بنا دیتا ہے اور اس کی برکات و فیوض قیامت تک جاری ہیں وغیرہ وغیرہ۔

پنجم۔ حضور علیہ السلام نے اپنی مختلف کتب میں قرآن کریم کی اور خاص طور پر سورۃ فاتحہ کی عربی اردو اور فارسی میں بصیرت افروز اور نئے حقائق و معارف سے پُر تفسیر فرمائی اور مشکل آیات کی نہایت واضح اور بصیرت افروز تفسیر اور معانی بیان فرمائے۔

قرآن کریم کی آیات کی تفسیر اور حقائق و معارف اور خاص کر سورۃ فاتحہ کی تفسیر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ذیل سے براہین احمدیہ۔ آئینہ کمالات اسلام کرامات الصادقین اعجاز احمدی۔ اعجاز المسیح۔ نور القرآن اسلامی اصول کی فلاسفی۔ خطبہ الہامیہ۔ چشمہ معرفت۔ اربعین۔ شہادۃ القرآن تحفہ گولڑویہ۔ سر الخلافہ اور کشتی نوح وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

ظاہر ہے کہ خدا کے نبی اور مامور و مرسل دنیا میں ایک نیک و پاک اور اعلیٰ نمونہ اور اسوۂ حسنہ قائم کرنے کے لئے ہی آتے ہیں تاکہ ان کے ماننے والے اس نمونہ پر چل کر صحیح راہ پر گامزن ہوں اور ابدی نعمتوں کے وارث بنیں۔ پس قرآن کریم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق اور محبت اور غیر معمولی لگاؤ اور دلچسپی کے پیشِ نظر ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم حضور کے نمونہ پر عمل پیرا ہو کر قرآن کریم سے خاص محبت پیدا کریں اور اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کے احکام کے مطابق ڈھالیں حتی کہ اس کی تلاوت اس کے معانی و معارف پر غور کرنا اور اس کی اشاعت و خدمت کرنا ہماری زندگی کا مقصد ہو جائے۔ ؎

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

(المسیح الموعودؑ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال رواں کے لئے جو لائحہ عمل منظور فرمایا ہے اس کے مطابق امتحان کے لئے سہ ماہی اول کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔

تاریخ امتحان ۲۲ پر ۷۰ء بروز جمعہ برائے ربوہ ۲۴ پر ۷۰ء بروز اتوار برائے بیرونجات نصاب معیار اول۔ ترجمہ قرآن کریم نصف پارہ نہم (۹ء) نماز استسقا کا طریق بارش کے لئے دعائیں

معیار دوم۔ قرآن مجید ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن سنانا نماز استسقاء اور دعا زبانی۔ انصار سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شمولیت فرمائیں شامل ہونے والے احباب کی فہرست دفتر مذکور میں بھجوا دی جائے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان متوجہ ہوں

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بعض احباب براہ راست یا بذریعہ سکرٹری مال رسالے کا چندہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھجواتے ہیں لیکن پوری تفصیل درج نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان رقوم کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔ آئندہ آپ براہ راست مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ" کے نام چندہ ارسال کریں۔ اور اس کی پوری تفصیل ضرور درج کیا کریں اگر نیا جاری کرنا ہو تو لفظ "نیا" ضرور لکھیں رسالہ پہلے جاری ہے تو چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور اس کے ساتھ چندہ بھجوانے کی اطلاع بذریعہ خط مینیجر صاحب خالد و تشحیذ کو دیا کریں تاکہ تعمیل میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

برائے توجہ ناظمین صاحبان انصار اللہ

جن مقامات میں احباب جماعت چالیس سال سے زائد عمر والے موجود ہیں اور ابھی وہاں انصار اللہ کی تنظیم نہیں۔ وہاں مہربانی کر کے تنظیم قائم کر کے مرکز میں ان کے زعما کی فہرست ارسال فرما دیں اور عند اللہ ماجور ہوں

(قائد تجنید انصار اللہ مرکزیہ)

اکسیر پائیوریا مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا پائیوریا دانتوں کا ہلنا ٹھنڈے اور گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے مکمل کورس ۲-۸ روپے پیسے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں مختلف مقامات پر
جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

میرپور خاص

۲۰/۲/۶۸ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ڈھولن آباد میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی امیر جماعتہائے حیدرآباد ڈویژن جلسہ منعقد ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد پہلی تقریر مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل نے کی جس میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے فرمودات کی روشنی میں آپ کے دعویٰ مصلح موعود پر روشنی ڈالی آپ کے بعد ظفر اللہ خاں جماعت ہنم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ دوسری تقریر مولوی شوکت حسین صاحب شاہد فاضل نے کی۔ جس میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش اور رجال فارس کی پیشگوئی کو وضاحت سے بیان فرمایا۔ بعدہ عبدالرشید بھٹی ایف ایس سی طالبعلم نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی مشہور نظم سے

"نخبت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اسکے بعد مکرمی مربی سلسلہ مولوی محمد الدین صاحب شاہد نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور پیشگوئی کے اصل الفاظ مع اس کے ساتھ تعلق ہے جو کہ اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ ... پر وضاحت سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کو حضرت مصلح موعودؓ کے وجود باجود میں پورا فرمایا اور اسکا طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعے جماعت احمدیہ کا وسیع نظام جاری فرمایا اور آپ کے ذریعے چاردانگ عالم میں احمدیت کو قائم فرمایا۔ آخر میں جناب صاحب صدر نے واقعاتی شہادت کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ کی بابت اس عظیم الشان پیشگوئیوں کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا۔ دعا کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ میرپور

کوٹ مومن

۲۰/۲/۶۸ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت شیخ دوست محمد پریذیڈنٹ جماعت جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد صدر صاحب نے اس جلسہ کی غرض پر روشنی ڈالی اس کے بعد خواجہ منظور احمد صاحب نے اخبار الفضل سے حضرت المصلح الموعود کا مضمون پڑھ کر سنایا اس کے بعد بشارت احمد صاحب نے تقریر کی اس کے بعد صاحب صدر نے تقریر کی اور جلسہ کی کارروائی دعا پر ختم ہوئی۔

محمد آباد اسٹیٹ

۲۰/۲/۶۸ بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت محمد آباد جلسہ منعقد کیا گیا۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مقررین نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بیس افراد نے تقاریر میں حصہ لیا جس میں انصار خدام اور اطفال سبھی شامل تھے۔

بعض احباب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ کے عنوان سے نہایت ایمان افروز ذاتی مشاہدات بیان فرمائے۔ یہ جلسہ نہایت کامیابی سے بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

بازید خیل ضلع پشاور

۲۰ فروری کو مسجد میں جلسہ زیر صدارت مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت پشاور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خان محمد علی خان صاحب ایم اے نے پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ ان کے بعد محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ پشاور نے پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق پر لیکچر دیا۔ آپ نے عام فہم رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا مصلح موعود ہونا ثابت کیا اور غیر مبائعین کے موقف کی تردید فرمائی۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا کرائی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

میرپور (آزاد کشمیر)

مورخہ ۲۰/۲/۶۸ زیر صدارت مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ آزاد کشمیر جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم سردار شریف احمد صاحب۔ مکرم مرزا عبدالمجید صاحب مکرم چوہدری منیر احمد صاحب چدھڑ نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقاریر فرمائیں۔

آخر میں سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال نے تفصیل سے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد دعا یہ مبارک جلسہ دو گھنٹہ کی کارروائی کے بعد ختم ہوا۔

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میرپور
(آزاد کشمیر)

لائل پور

ہی اچھی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا موقع کلاتھ پردہ کلاتھ۔ سیٹ بستر فرش دریاں۔ کھیس۔ نواڑ۔ جا نماز۔ تھولک اور پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر۔ امین پور بازار۔ لائل پور

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔
(منیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا
آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور
غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ
صرف دو روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

وقت کی پابند۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس۔ عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۶-۴۰	۷-۱۰	۸-۳۰	۹-۲۰	۱۰-۲۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۳۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۵ر۴۰	۹ر۵	۲ بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۵ر۴۰	۹-۳۰	۵ بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں
محمد علی ظفر برائے منیجر

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(منیجر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

ہمدردِ نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
تبلیغی اور علمی مجلہ ہے جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے
ایڈیٹر: خالد احمدیت ابوالعطاء جالندھری ہیں
سالانہ چندہ: ۶/۰۰ روپے صرف۔
(مینیجر الفرقان ربوہ)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ!
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لیے مفید ترین سرمہ۔ بیسیوں جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر۔ ناخنہ، پانی بہنا، بھینی، خارش وغیرہ امراض چشم کا بہترین علاج
قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ آنکھوں کی جملہ امراض، ککرے موتیا، جالا، پھولا کے لئے مفید ہے۔ نظر کو طاقت دیتا اور پانی کو روکتا ہے۔ فی شیشی ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

بہترین مال
بارعایت دام
شیخ جنرل اسٹور
بالمقابل ایوان محمود کمیٹی بازار۔ ربوہ

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
لائل پور ٹمبر سٹور، راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے
خاص کوالٹی:-
۱۵- ایمپیئر پورسلین پلگ تھری پن ۱۵ ایمپیئر شوتھری پن
۵- ایمپیئر تھری پن پلگ پورسلین۔
۵- ایمپیئر تھری پن شو۔
سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ نمبر ۲

زیورات کے لئے ہمیشہ ہماری خدمات حاصل کریں میاں عبد السلام عبد المنان ناصر پاک جیولرز گولبازار ربوہ

امانت تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔
"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی ... پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کرسکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم اہمیت نہیں رکھتا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔
غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"
(افسر امانت تحریک جدید)

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹر رؤسا امراء اور پبلک بڑی بڑی سند سے اس کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم شکریہ رہا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوچکا ہے۔ فی تولہ - ۲ روپے

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج۔ مکمل کورس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مرجاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۸ روپے

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

نرسلیے زرامدا انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ **الفضل** ربوہ
سے
خط وکتابت کیا کریں،

عیاں مبارک
ہاضمون رجسٹرڈ
ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کا بہترین چورن
تیار کردہ: حکیم نذیر احمد رجسٹرڈ یونانی طبیب گولبازار ربوہ
دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ

درخواستِ دعا: خاکسار کا امتحان چند دنوں تک شروع ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے (عبد الخالق کیڈٹ کالج۔ حسن ابدال)

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوائی فی تولہ ۲/ روپے مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۴ فروری تا یکم مارچ ۱۹۶۸ء

۱۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مورخہ ۲۹ فروری کو لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے احباب توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے آمین

۳۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مشرقی پاکستان کے سالانہ صوبائی اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد ۲۸ فروری کو ڈھاکہ سے ربوہ واپس تشریف لے آئے

۴۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام پر احباب جماعت سے یہ اپیل فرمائی تھی کہ بشاشت قلبی کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اس کا احسان ہے کہ احباب کو توفیق نصیب ہوئی اور انہوں نے بڑھ چڑھ کر اس فنڈ میں وعدے لکھوائے گزشتہ رپورٹ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے گرانقدر اضافہ ہوا بیرون پاکستان کے احباب کی طرف سے ۵۴۵۲۷ روپے اور پاکستان کے احباب کی طرف سے ۲۳۲۷۴ روپے کا اضافہ وعدوں میں ہوا۔ کل اضافہ ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء تک ۷۷۸۰۱ روپے کا ہوا۔ اس اضافہ کو شامل کر کے وعدوں کی کل میزان اب ۳۶،۷۱،۲۰۱ روپے ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ۔ اللّٰھم زد فزد۔

۵۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن نے ۲۷ فروری کو احباب جماعت کے نام اپنے پیغام میں فرمایا ہے:۔

"ایہا الاحباب! یہ سال فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کے پورا کرنے کا دوسرا سال ہے جس میں سے اب صرف چار ماہ باقی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشادات بھی اس بارہ میں ہماری یاد دہانی کرتے رہے ہیں۔ اور مومن کا فرض بھی ہے کہ اپنے تمام فرائض کو اور وعدوں کو چستی اور مستعدی سے پورا کرتا چلا جائے تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا بیش از بیش مورد بنتا چلا جائے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ تو انعام کرتے نہیں تھکتا البتہ بندے کو چاہیئے کہ اپنے تئیں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا مورد اور وارث بناتا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تاکید فرمائی ہے کہ اپنے تئیں خالی کرتے جاؤ تا بار بار بھرے جاؤ۔ جیسے ارشاد فرمایا ؎

نیست شو تا بر تو فیضانے شود
جاں بیفشاں تا دگر جانے شود

سو اے عزیزو! آپ جو اللہ تعالیٰ کی شفقت اور رحمت کے بار بار اور بالتواتر مورد ہوتے رہے ہو بصد شوق آگے بڑھو اور بار بار اپنی جیبوں کو خالی کر دو تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے اپنے وعدہ کے موافق لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ بار بار اپنی رحمت کے ساتھ ہماری طرف رجوع فرمائے کیونکہ صرف اسی کی ذات غنی ہے اور ہم سب اُس کے محتاج ہیں اور اس کے فضلوں کے مورد اور وارث بننے کا یہی ذریعہ ہے کہ تا حدِ امکان مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر عمل کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے توفیق عطا فرماتا جائے کہ ہر روز ہمارا قدم آگے بڑھے اور ہماری رفتار کبھی سست نہ ہو۔"

۶۔ سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم سید محمود عالم صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۸ء کو ساڑھے آٹھ بجے صبح لاہور میں بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا جنازہ اسی روز شام کو بذریعہ ایمبولینس کار لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے اس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر آپ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

مرحوم نے ۱۹۰۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کی تھی۔ بعد ازاں ۱۹۰۷ء میں آپ اپنے وطن جہاں آباد صوبہ بہار سے پیدل سفر کر کے قادیان تشریف لائے اور حضور علیہ السلام کی دستی بیعت کا بھی شرف حاصل کیا۔ اور پھر وہیں مقیم رہ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر علماء سے دینی تعلیم حاصل کی۔ پھر صدر انجمن احمدیہ میں ملازم ہو کر بقیہ عمر مرکز سلسلہ میں ہی بسر کی۔ آپ نے مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو مختلف اوقات میں خزانچی محاسب اور آڈیٹر کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی ریٹائرمنٹ کے وقت آپ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ بہت دیندار اور دعا گو اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

ضروری اعلان

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔ محصول ڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱۔	پارہ اول مترجم قرآن کریم	۵۰ پیسے .. روپے
۲۔	اسلامی اصول کی فلاسفی	۵۰ — ۱ روپے
۳۔	کشتی نوح	۷۵ — .. ؍؍
۴۔	قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) امپیشن آرٹ پیپر	۲۵ — ۱ ؍؍
۵۔	قرآنی انوار (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) سفید ولایتی کاغذ	۸۸ — .. ؍؍
۶۔	تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)	.. — ۴ ؍؍
۷۔	امن کا پیغام (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ انگلستان کی انگریزی تقریر کا اردو ترجمہ)	۲۵ — .. ؍؍
۸۔	الحجۃ البالغۃ (وفات مسیح علیہ السلام) مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ	۶۲ — .. ؍؍
۹۔	چار تقریریں (متعلقہ سیرت مسیح موعود علیہ السلام) ؍؍ ؍؍ ؍؍	.. — ۲ ؍؍
۱۰۔	تبلیغ ہدایت ؍؍ ؍؍	۲۵ — ۲ ؍؍
۱۱۔	مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	۵۰ — ۱ ؍؍
۱۲۔	شان مسیح موعود متعلق غیر مبائع	۵۰ — .. ؍؍
۱۳۔	حافظ کمیر پوری کے دس وساوس کا ازالہ	۵۰ — .. ؍؍
۱۴۔	بشارات ربانیہ	۱۲ — .. ؍؍
۱۵۔	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۵۰ — ۱ ؍؍
۱۶۔	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء	.. — ۲ ؍؍
۱۷۔	احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۵۰ — ۱ ؍؍
۱۸۔	نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	۵۰ — .. ؍؍
۱۹۔	چالیس جواہر پارے اعلیٰ کاغذ	۵۰ — ۱ ؍؍
۲۰۔	چالیس جواہر پارے اخباری کاغذ	.. — ۱ ؍؍

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲